تقریر

احمدی مستورات کی مالی و جانی قربانیاں

مال و جاں وقت اور اولاد کیے ہیں قرباں
جو بھی مقدور میں ممکن تھا وہ لے آئی ہیں
دورِ ثانی میں یہ توفیق ملی ہے ہم کو
دورِ اول کی ادائیں سبھی اپنائی ہیں

احمدی بہنو! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ **احمدی مستورات کی مالی و جانی قربانیاں**

سامعات! میری آج کی گزارشات کے دو حصے ہیں۔ مالی قربانیاں اور دوسرے جانی قربانیاں۔ پہلے میں احمدی خواتین کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتی ہوں۔
اللہ تعالیٰ کی دی گئی نعمتوں کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کی خاطر خرچ کرنا متقیوں کی ایک بڑی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔ (آل عمران: 93) ترجمہ: تم ہر گز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم اُن چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو۔

روحانی احیاء اور دنیا کی محبت سرد ہونے کا ایک ثبوت جماعت احمدیہ کی عظیم مالی قربانیاں ہیں۔ جن کی بنا حضرت مسیح موعودؑ نے ڈالی اور جن پر ایک عالیشان عمارت حضرت مصلح موعودؓ نے تعمیر کی جس کا ہر کمرہ احمدیوں کے پُر خلوص مال سے لبریز ہے۔ آج چونکہ بات چلی ہے مستورات کی جانی و مالی قربانیوں کی تو تاریخ احمدیت ایسی ممبرات کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سب کچھ خدا کے حضور قربان کر دیا۔

سامعات! سب سے پہلی مثال حضرت اُمّ المؤمنینؓ کی ہے۔ جن کی بلند ہمتی اور خدا تعالیٰ کی خاطر قربانی کا بے نظیر نمونہ اور سلسلہ عالیہ کی مستورات کے لیے بہترین اسوۂ حسنہ ہے۔ حضرت اماں جانؓ کی زندگی کا ہر لمحہ خواتین اور احباب جماعت کی ترقی اور بہبود میں صَرف ہوتا۔ مدرستہ البنات کے لیے آپؓ نے اپنے گھر کا ایک حصہ پیش کر دیا۔ آپؓ کی قربانیوں کو دیکھتے ہیں تو عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ مسجد بنانے کی تحریک ہو یا کہیں مبلغ سلسلہ کی ضروریات کو پورا کرنے کا مسئلہ درپیش ہو، لٹریچر کے لیے رقم کی ضرورت ہو یا تحریک جدید نے پکارا ہو۔ آپؓ ہر تحریک میں بڑی فراخدلی سے حصہ لیتی تھیں اور سب سے پہلے اپنا چندہ ادا کرتی تھیں یہاں تک کہ بعض مواقع پر اپنی جائیداد اور زیورات فروخت کرکے خوشی سے امام الزمانؑ اور بعد ازاں خلفاء کے قدموں میں پیش کر دیتیں۔ آپؓ کی زندگی میں سلسلے کی کوئی تحریک ایسی نہیں جس میں آپؓ نے حصہ نہ لیا ہو۔ مساجد کی تعمیر، لنگر خانہ، لجنہ اماء اللہ، مسجد فضل لندن، مسجد برلن، لنگر کے لیے دیگوں کا انتظام، اخبار الفضل، منارۃ المسیح، تحریک جدید۔ صرف تحریک جدید کے پہلے نو سال میں آپؓ نے مجموعی طور پر 3142ء روپے پیش کیے۔
(ماخوذ از سیرت حضرت نصرت جہاں بیگمؓ از یعقوب علی عرفانیؓ صفحہ 295 تا 301)

پیاری بہنو!

”ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ اُن دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضور اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لیے کوئی سالن نہیں ہے۔ فرمایا بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لیے سامان بہم پہنچا دیا۔“

(تاریخ لجنہ جلد اوّل صفحہ 8)

ہر دلعزیز بہنو! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب منارۃ المسیح کی تعمیر کے لیے ایک اعلان فرمایا۔ آپؑ نے ایک اشتہار ”اپنی جماعت کے خاص گروہ کے لیے“ شائع فرمایا اور ایک سَو ایک خدام کو مخاطب فرمایا کہ وہ ایک ایک سَو روپیہ اس مقصد کے لیے ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خدام کو توفیق دی کہ اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں۔ حضرت اقدسؑ نے مینارے کی تعمیر پر دس ہزار روپے کا تخمینہ لگایا تھا۔ حضرت اماں جانؓ نے اپنی ایک جائیداد واقع دہلی کو فروخت کر کے اس رقم کا 10/1 حصہ ادا کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 113 تا 117 ایڈیشن 2007ء)

پیاری بہنو! لجنہ اماء اللہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آواز پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے بے مثال عملی نمونہ کا اظہار کیا۔ احمدی مستورات نے جس جوش اور ولولے سے مسجد برلن کے چندہ کے لیے تحریک پر عملی نمونہ کا آغاز فرمایا اس کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے الفضل کے ایک مضمون میں کچھ یوں فرمایا: ”...مجھے مسجد برلن کے چندہ کے متعلق اعلان کیے ابھی ایک ماہ نہیں گزرا کہ ہماری بہنوں کے اعلیٰ درجہ کے اخلاص اور بے نظیر ایثار کے سبب سے چندہ کی رقم بیس ہزار سے اوپر نکل چکی ہے۔ ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے اور درحقیقت ہمارے پاس ایمان اور محبت باللہ و محبت بالرسل... کے متاع کے سوا کہ وہی حقیقی متاع ہے اور کوئی دنیوی متاع اور سامان نہیں ہے...“

(الفضل قادیان یکم مارچ 1923ء صفحہ 1)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حوالے سے لجنہ اماء اللہ کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”برلن کی مسجد کے لیے جیسا کہ پہلے بھی ایک دفعہ بتا چکا ہوں عورتوں نے چندہ جمع کیا تھا اور بڑی قربانی کر کے انہوں نے چندہ جمع کیا تھا۔ لجنہ نے اس زمانہ میں ہندوستان میں یا صرف قادیان میں، زیادہ تو قادیان میں کہنا چاہیے ہوتی تھیں، تقریباً ایک لاکھ روپیہ جمع کیا تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کیا جو اس وقت کے لحاظ سے ایک بہت بڑی رقم تھی، بڑی خطیر رقم تھی اور زیادہ تر قادیان کی غریب عورتوں کی قربانی تھی جس کا مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کسی نے مرغی پالی ہوئی ہے تو بعض مرغی لے کے آجاتی تھیں۔ کوئی انڈے بیچنے والی ہے تو انڈے لے کر آگئی۔ کسی کے گھر میں بکری ہے تو وہ بکری لے کر آگئی۔ کسی کے گھر میں کچھ نہیں ہے تو گھر کے جو برتن تھے تو وہی لے کر آگئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک دفعہ تحریک جو کی تھی میرا خیال ہے کہ یہی تحریک تھی۔ فرماتے ہیں کہ مَیں نے جو تحریک کی تو عورتوں میں اس قدر جوش تھا کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ سب کچھ گھر کا سامان جو ہے وہ دے دیں۔ ایک عورت نے اپنا سارا زیور جو تھا سارا چندے میں دے دیا اور گھر آئی اور کہنے لگی کہ اب میرا دل چاہتا ہے کہ (غریب سی عورت تھی معمولی زیور تھا) کہ اب مَیں گھر کے برتن بھی دے آؤں۔ اس کے خاوند نے کہا کہ تمہارا جو زیور تم نے دے دیا ہے کافی ہے۔ تو اس کا جواب یہ تھا کہ اس وقت میرا اتنا جوش ہے کہ میرا اگر بس چلے تو تمہیں بھی بیچ کے دے آؤں۔ تو گو کہ جواب صحیح نہیں ہے لیکن یہ اس جوش کو ظاہر کرتا ہے جو قربانی کے لیے عورتوں میں تھا۔ حیرت ہوتی تھی اس وقت کی عورتوں کی قربانی دیکھ کر اور آج کل جو آپ اُس وقت کے حالات کے مقابلے میں بہت بہتر حالات میں ہیں تو کہنا چاہیے انتہائی امیرانہ حالت میں رہ رہے ہیں۔ فرق بڑا واضح نظر آتا ہے۔ آپ لوگ آج شاید وہ معیار پیش نہ کر سکیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے جو ان لوگوں نے کیے تھے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 دسمبر 2006ء)

نیز ایک اَور موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس حوالے سے خواتین کو یوں خراجِ تحسین پیش فرمایا:

"اُس وقت احمدی عورتوں نے نقد رقمیں اور طلائی زیورات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں پیش کیے۔ پہلے دن ہی 8 ہزار روپے نقد اور وعدوں کی صورت میں قادیان کی احمدی عورتوں نے یہ وعدہ پیش کیا اور یہ رقم ادا کی اور 2 ماہ کے تھوڑے سے عرصہ میں 45 ہزار روپے کے وعدے ہوگئے اور 20 ہزار روپے کی رقم بھی وصول ہوگئی۔ پھر کیونکہ اخراجات کا زیادہ امکان پیدا ہو گیا تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس کی مدت بھی بڑھا دی اور ٹارگٹ بڑھا کے 70 ہزار روپے کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتوں نے اس وقت 72 ہزار 700 کے قریب رقم جمع کی۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17؍ اکتوبر 2008ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یکم مارچ 1923ء کو الفضل میں ایک مضمون "مسجد برلن۔ مخلص بہنوں کے اخلاص کا نمونہ" میں احمدی خواتین کی قربانیوں کو سراہتے ہوئے فرمایا: "قادیان سے باہر چندوں میں سب سے اول نمبر پر کپتان عبدالکریم صاحب سابق کمانڈر انچیف ریاست خیر پور کی اہلیہ کا چندہ ہے جنھوں نے اپنا کل زیور اور اعلیٰ قیمتی کپڑے قیمتی ڈیڑھ ہزار روپیہ فی سبیل اللہ دے کے ایک نیک مثال قائم کی، دوسری مثال اسی قسم کے اخلاص کی چودھری محمد حسین صاحب صدر قانون گو سیالکوٹ کے خاندان کی ہے۔ ان کی بیوی، بھاوج، بہو نے اپنے زیورات قریباً سب کے سب اس چندہ میں دے دیے جن کی قیمت اندازاً دو ہزار روپیہ تک پہنچتی ہے۔"

(الفضل قادیان یکم مارچ 1923ء)

پیاری بہنو! حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 52 سالہ دَورِ خلافت میں ایک اندازے کے مطابق 56 مالی تحریکات کیں اور ان میں سے ہر ایک کا دامن چھلکا پڑتا ہے۔ تحریک جدید اپنے وقت کا بہت بڑا مطالبہ تھا جس کی مالیت 27؍ ہزار تھی مگر جماعت نے ایک لاکھ روپیہ پیش کر دیا۔

ایک پٹھان عورت حضورؓ کی خدمت میں دو روپے لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہ دوپٹہ دفتر کا ہے یہ پاجامہ دفتر کا ہے۔ یہ جوتی دفتر کا ہے۔ میرا قرآن بھی دفتر کا ہے۔ میری ہر ایک چیز مجھے بیت المال سے ملا ہے۔

(الفضل 15؍ فروری 1923ء)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ "جب تقسیمِ ملک ہوئی اور ہم ہجرت کر کے پاکستان آئے تو جالندھر کی ایک احمدی عورت مجھے ملنے کے لئے آئی۔ رتن باغ میں ہم مقیم تھے وہیں وہ آکر ملی اور اپنا زیور نکال کر کہنے لگی کہ حضور! میرا یہ زیور چندے میں دے دیں۔ مَیں نے کہا: بی بی! عورتوں کو زیور کا بہت خیال ہوتا ہے۔ تمہارے سارے زیور سکّھوں نے لوٹ لئے ہیں۔ پارٹیشن کے وقت سکّھوں نے مسلمانوں کا سارا سامان لوٹ لیا تھا۔ تو یہی ایک زیور تمہارے پاس ہے۔ تم اسے اپنے پاس رکھو۔ اس پر اس نے کہا حضور! جب میں ہندوستان سے چلی تھی تو میں نے عہد کیا تھا کہ میں امن سے لاہور پہنچ گئی تو میں اپنا یہ زیور چندہ میں دے دوں گی۔ اگر سکھ باقی زیورات کے ساتھ یہ زیور بھی چھین کر لے جاتے تو میں کیا کر سکتی تھی۔ جس کی نیت کی تھی کہ چندہ میں دے دوں گی وہ بچ گیا اور باقی سارا زیور لوٹا گیا اور سارا سامان لوٹا گیا اس لئے میں مجبور ہوں، آپ میری اس بات کو رَدّ نہ کریں اور اس کو وصول کر لیں۔"

(الازہار لذوات الخمار حصہ دوم صفحہ 175 مطبوعہ قادیان)

میری بہنو! حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کے جو مطالبات پیش فرمائے ان کا زیادہ تعلق خواتین سے تھا۔ آپؓ نے تین سال تک کھانے پینے، رہنے سہنے، آرائش وزیبائش میں سادگی اختیار کرنے کا حکم دیا۔ بے ضرورت کپڑے سلوانا، گوٹا کناری، وغیرہ پر روپیہ خرچ کرنا، نئے زیور خریدنا، ان سب چیزوں پر حضورؓ نے پابندی عائد کر دی۔ بجائے اس کے کہ احمدی خواتین اس بات کا بُرا منائیں انہوں نے اس تحریک کا جواب انتہائی جوش و خروش سے دیا اور عملی طور پر ثابت کر دیا کہ وہ اسلام کی ترقی کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

پیاری بہنو! قادیان کی لجنہ نے سب سے پہلے لبیک کہا اور لجنہ کے اجلاس میں اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ نائب صدر لجنہ قادیان نے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پیش کی۔

''ہم حضور انور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے عہد کرتی ہیں کہ ہم تین سال تک حضور کے ارشادات کے مطابق بالکل سادہ زندگی اختیار کریں گی۔ حتی الوسع لباس وغذا میں کفایت شعاری سے کام لیں گی۔ (ان شاء اللہ) ایسا ہی ہم خدمت دین کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔ ہماری جانیں اور مال سب دین حق پر فدا ہیں۔ ہماری خوشی، ہماری راحت، ہماری مسرت، ہماری زینت، ہماری خوشی، ہماری زیبائش، ہمارا سکون، ہمارا ایمان اور ہمارا اطمینان سب اسلام کے ارتقاء میں مضمر ہے۔ اس لئے یہ لازماً ضروری ہے کہ ہم اس عہد کو مد نظر رکھتے ہوئے جو ہم نے حضرت امام المتقین حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بیعت میں کیا ہے کہ ''ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گی'' سو اب وقت آگیا ہے کہ وفائے عہد کرتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کر کے دکھائیں کیونکہ اس عہد میں سب بہنیں امیر، غریب، متوسط سب ہی شامل ہیں۔''

(کتاب محسنات صفحہ 200)

دین کی خاطر جان کا نذرانہ

سامعات! اب میں احمدی خواتین کی جانی قربانیوں کا ذکر اختصار سے کرتی ہوں:

جماعت احمدیہ کی تاریخ ایسی عظیم خواتین کی قربانیوں سے جگمگا رہی ہے جنہوں نے توحید کا پرچم بلند رکھنے کے لیے نہ اپنے نفس کی پروا کی، نہ قریبی رشتوں کی، یہاں تک کہ بوقت ضرورت اپنی جان کی قربانی بھی پیش کی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ احمدی مستورات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''احمدی مستورات قربانیوں میں ہرگز اپنے مردوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ شہادت میں وہ بیویاں جو بیوگی کی زندگی بسر کرنے کے لئے پیچھے رہ جاتی ہیں اُن کے متعلق یہ گمان کرنا کہ ان کے خاوند ثواب پاگئے اور وہ محروم رہ گئیں، وہ آگے نکل گئے اور یہ پیچھے رہ گئیں یہ بالکل غلط خیال ہے۔ مردوں کی شہادت کی عظمت کے اندر ان کی بیواؤں کی قربانیوں کی عظمت داخل ہوتی ہے۔ ان ماؤں کو آپ کیسے بھلا سکتے ہیں جن کے بچے شہید ہوئے اور اللہ کی رضا کی خاطر وہ راضی رہیں اور بڑے حوصلے اور صبر کے نمونے دکھائے۔ ان بہنوں کو آپ کیسے فراموش کر سکتے ہیں جن کے ویر ہاتھ سے جاتے رہے۔ بہت ہی پیار سے ان کو دیکھا کرتی تھیں، بڑی محبت سے ان کا استقبال کیا کرتی تھیں اور جانتی ہیں کہ اب کوئی گھر میں واپس نہیں آئے گا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ خواتین، یہ بوڑھیاں، یہ بچیاں، یہ جوان عورتیں یہ ساری قربانیوں سے محروم ہیں اور صرف شہید ہونے والے قربانیوں میں آگے نکل گئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 20 جون 1986ء مطبوعہ خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 436-440)

سامعات! قربانی کرنے والوں کی مثالوں میں ایک احمدی خاتون کا ذکر جماعت کی تاریخ میں ملتا ہے جن کا نام پھوپھی سید صاحبہ تھا۔ 1946ء میں یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں حضرت مصلح موعودؓ کی تصویر دیکھ کر احمدی ہوئی تھیں۔ اس وقت اس خاتون کی عمر 80 سال تھی۔ بیوہ اور بے اولاد تھیں اور گاؤں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ بہت سارے بچے بچیاں ان کے پاس پڑھتے تھے۔ بیعت کرتے ہی لوگوں نے ان سے بچے پڑھائی کرنے سے اٹھوا لیے کہ تم احمدی ہو گئی ہو، کافر ہو گئی ہو۔ اب قرآن کریم تم سے نہیں پڑھوانا اور وہ اپنے گاؤں میں بالکل بے سہارا ہو گئیں۔ آپ کے قبول احمدیت کی شہرت ہوئی تو ان کے بھائی وزیر علی شاہ ان کو اپنے پاس رَن مل شریف گجرات میں لے گئے اور ایک کمرے میں وہاں لا کر ان کو بند کر دیا اور ان کا کھانا پینا بند کر دیا۔ اس طرح یہ بھوکی پیاسی کئی دنوں کے فاقے اور بھوک اور پیاس کی وجہ سے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انہوں نے کوئی آہ و بکا نہیں کی۔ کوئی احتجاج نہیں کیا اور نہ ہی احمدیت چھوڑی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے بھوکی پیاسی مر جاؤں گی لیکن احمدیت نہیں چھوڑوں گی۔

(ماخوذ از جلسہ سالانہ جرمنی 2018ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب)

یہ عشق و وفا کے کھیت کبھی خوں سینچے بغیر نہ پنپیں گے
اس راہ میں جان کی کیا پروا جاتی ہے اگر تو جانے دو

خلافت خامسہ میں ایک جواں سال ڈاکٹر کو بڑی بے رحمی سے شہید کر دیا گیا۔ خطبہ جمعہ 20 مارچ 2009ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دردناک شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

"گزشتہ دنوں پھر انتہائی ظالمانہ طور پر ایک نوجوان جوڑے میاں بیوی کو ملتان میں شہید کر دیا گیا اور ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے زمانہ کے امام کو مانا۔ دونوں ڈاکٹر تھے اور بڑے ہر دلعزیز ڈاکٹر تھے۔ ایک کا نام ڈاکٹر شیراز ہے ان کی 37 سال عمر تھی اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر نورین شیراز 28 سال کی تھیں۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ شہداء میں عورتوں میں سب سے کم عمر شہید ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 20 مارچ 2009)

خوں شہیدانِ اُمت کا اے کم نظر! رائیگاں کب گیا تھا کہ اَب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے، پھول پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"ان واقعات کو زندہ رکھنا ہمارا فرض ہے ہماری ذمہ داری ہے۔ اور یہ قرض ہے ان شہیدوں اور ان خدا کی راہ میں تکلیفیں اُٹھانے والوں کا ہم پر۔ لیکن اگر ہم اس قرض کو ادا کریں گے اور جیسا کہ میں نے آپ سے بیان کیا ہے خدا کی محبت میں سرشار ہو کر اس جذبہ قربانی کو اپنا لیں گے تو آئندہ نسلوں پر ہم احسان کرنے والے ہوں گے ہم ایک ایسی قوم بن جائیں گے جو شہیدوں کی طرح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ اللہ ہمیں ابد الآباد تک زندہ رکھے۔"

(الازہار لذوات الخمار حصہ دوم صفحہ 406)

آئیں! ہم بھی عہد کریں کہ اپنی زندگیوں کو خدا کی خوشنودی اور دین اسلام کی خاطر وقف کریں۔ تاریخ کی اُن قربانیوں کو ضائع نہ ہونے دیں جو لاکھوں عورتوں نے توحید کو قائم رکھنے کے لیے دیں۔ جن کے بدلے میں اجر عظیم کا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا۔ (الاحزاب:30)

ترجمہ: یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

دینِ حق کے لیے مجنون ہیں سودائی ہیں
ہم فقط وصلِ الٰہی کی تمنائی ہیں
سائباں، سایہ، سہارا ہے حفاظت کا حصار
ہم خلافت کی دل و جان سے شیدائی ہیں
دیں کی خدمت میں یہ اعزاز ملا ہے ہم کو
پیارے اللہ کی ہم لونڈیاں کہلائی ہیں

طالب دعا

(درثمین احمد۔ جرمنی)

✿✿✿✿